احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
27- جولائی 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر 20
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

جلد 45-80 نمبر 168 جمعرات-28 صفر-1416ھ' 27 وفا 1374ھش' 27 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہئے کہ ہمیشہ دعامیں لگے رہو

میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں مگر تم لوگوں کو بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعامیں لگے رہو "عبادت کرو" اور توبہ کرتے رہو جب یہ حالت ہوگی تو اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔ کوئی بلا اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا۔ اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جاوے۔ ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کی طرف سے اگر مالی قربانیاں بڑھ رہی ہیں تو یہ اس بات کا ایک پیمانہ ہے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ان کے تقویٰ کا معیار بڑھ رہا ہے

(وقف جدید کے 40 ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے مالی قربانی کے نظام کی حکمت اور اس کی برکات کا اثر انگیز تذکرہ)

خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 6 جنوری 1995ء مطابق 6 صلح 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا! آج کے خطبے کا موضوع مالی قربانی ہے (-) مالی قربانی اس تعلق میں ہے کہ وقف جدید کا انتالیسواں سال خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا ہے اور چالیسواں سال شروع ہو رہا ہے۔ پرانا یہی دستور رہا ہے کہ جس مہینے میں وقف جدید کا آغاز کیا گیا تھا اس مہینے میں یا اس کے بعد دسمبر کے کسی جمعہ میں نئے سال کے افتتاح کا اعلان ہو چونکہ وقف جدید کا آغاز سن ۵۹ء میں دسمبر کے مہینے میں ہوا تھا۔ (نومبر میں یا اکتوبر میں ہوا تھا) اس لئے پہلی دفعہ یہی پہلی دفعہ جو مالی تحریک ہوئی ہے وہ دسمبر کے جلسہ سالانہ پہ ہوئی۔ پس اس پہلی دفعہ کی نسبت سے بالعموم یہی دستور رہا ہے کہ جلسہ سالانہ میں جو بھی جمعہ آیا کرتا تھا اس میں اعلان ہوا کرتا تھا۔ کبھی اگر مصروفیت کی وجہ سے وقف جدید کا اعلان نہ ہو سکے تو آئندہ سال جنوری کے پہلے جمعہ میں یہ اعلان ہو جاتا تھا۔ تو امسال بھی چونکہ قادیان کے جلسے کے سلسلے میں بہت سے امور پر گفتگو ہونی تھی اس لئے یہی فیصلہ ہوا کہ ہم جنوری کے پہلے خطبے میں ہی وقف جدید کا اعلان کریں گے۔

وقف جدید حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی تحریکات میں سے سب سے آخری تحریک ہے لیکن چونکہ الٰہی منشاء کے مطابق جاری ہوئی تھی اس لئے اس سے متعلق آپ کو بہت ہی مبشر رویا بھی دکھائی گئیں اور جو ولولہ آپ کے دل میں پیدا کیا گیا اس کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میرے دل میں اتنا جوش ہے اس تحریک کے لئے کہ اگر جماعت میرا ساتھ نہ دے' جو ویسے ناممکن بات تھی۔ مگر احتمالاً ایک فرضی ذکر کے طور پر بعض دفعہ انسان یہ دلیل قائم کرتا ہے' تو اپنے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے' تو مجھے قلبی جوش کے اظہار کے لئے آپ نے فرمایا کہ اگر میرا جماعت ساتھ نہ دے' تو مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں' اپنے کپڑے بیچنے پڑیں تب بھی میں ضرور اس تحریک کو جاری کر کے رہوں گا اور یہ بیماری کے ایام کا آپ کا عزم ہے جب کہ بیماری کے ایام میں ارادے کمزور پڑ جایا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو جو خدا تعالیٰ نے بعد میں برکتیں عطا فرمائیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے دل میں یہ تحریک الٰہی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ اللہ نے ڈالا تھا وہ الٰہی ولولہ ہی تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہوا یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے۔

مال اور اولاد کے فتنہ ہونے کا مطلب

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) تمہارے اموال اور اولادیں محض فتنہ ہی تو ہیں (-) یہ ایک محض فتنہ ہی ہیں تمہارے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بنی ہوئی ہیں ورنہ تم اولادوں کو چھوڑ کر جب واپس چلے جاتے ہو تو کچھ بھی ساتھ نہیں لے کے جاتے۔ جب اموال کو چھوڑ کر چلے جاتے ہو تو خالی ہاتھ جاتے ہو۔ آزمائش میں جو تم پورے اترتے ہو وہی تمہاری دولت ہے یعنی وہی مال تمہارا ہے جو آزمائش میں پورا اترنے کے نتیجے میں نیک راہوں پر خرچ ہو اور اس کا حساب خدا تعالیٰ کے نزدیک دوسری دنیا میں منتقل ہو جائے۔ وہی اولاد تمہاری اولاد ہے جو تمہارے بعد آنے والے کل میں تمہارے لئے سربلندی کا موجب بنے' تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو' تمہارے لئے دعاؤں کا موجب بنے' تمہارے درجات کی بلندی کا موجب بنے اور یہ چیزیں آزمائش کے بغیر حاصل نہیں ہوتیں۔ تو فتنہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ساری اولاد فتنہ ہی ہوتی ہے۔ یہ تو بڑا سخت ایک ناپسندیدگی کا کلمہ ہے جو ہمارے ہاں اگر استعمال کیا جائے تو لوگ ناراض ہو جائیں کہ تمہاری اولاد ہے کہ فتنہ ہے تو ان معنوں میں مراد نہیں ہے۔ مال بھی فتنہ ہے اولاد بھی فتنہ ہے یعنی آزمائش کا ایک ذریعہ ہے اور اس فتنے سے اللہ کے فضل بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور اس فتنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا کھوئی بھی جا سکتی ہے تو فتنے میں دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ فتنے پر پورا اترنے والا بہت زیادہ فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ ہار جانے والا جو ہاتھ میں ہوتا ہے اس کو بھی کھو دیتا ہے۔

پھر فرمایا (-) اور اللہ وہ ہے جس کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ یعنی ان دونوں کو اگر خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اولاد کو بھی اور اموال کو بھی تو یاد رکھو کہ اجر خدا کے ہاتھ میں ہے اور عظیم اجر ہے۔ اس کی وسعت اس دنیا پر حاوی ہے اور اس دنیا پر بھی حاوی ہے۔ عظیم کا ایک تو معنی ہے زیادہ۔ اور ایک عظمت اس چیز کو کہتے ہیں جس کے دائرہ سے کوئی چیز بھی باہر نہ رہے' وسیع ہو جائے' ہر چیز پر اس کا اثر وسیع ہو جائے۔ تو اس پہلو سے "اجر عظیم" کا میں یہ ترجمہ کر رہا ہوں کہ بہت بڑا اجر اور ایسا اجر جو دنیا پر بھی اپنی رحمت کا سایہ کئے ہوئے ہے اور آخرت پر بھی اپنی رحمت کا سایہ کئے ہوئے ہے۔

(-) پہلے بھی میں نے اس کا ذکر کیا تھا (-) یہ حکمت واضح فرمائی جا رہی ہے کہ تمہارے خرچ میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اس خرچ میں دلچسپی ہے جو تقویٰ کی استطاعت بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جائے گا۔ اس خرچ میں دلچسپی ہے جو اللہ کے تقویٰ کی خاطر' اس کی رضا کی خاطر تم پیش کرو گے ورنہ محض مال میں تو کوئی دلچسپی نہیں ہے اللہ کو کیونکہ وہ سارا مال اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہی عطا کرتا ہے اسی نے سارا نظام اقتصادیات بنایا اور اسی کے قوانین کے تابع یہ جاری ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ جس سے چاہے چھین لے اس لئے مال کی بحث نہیں ہے' تقویٰ کی بحث ہے۔

اس کی وضاحت اس لئے ضروری ہے (-) بعض دوست اپنی نادانی میں یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ میں جو مال مال کا چرچا ہو رہا ہے گویا کہ محض ایک تاجر ذہنیت کی جماعت ہے' ہر وقت مالوں کے مطالبے ہو رہے ہیں اور اس خیال کو بعض اپنی طرف سے تو پیش نہیں کرتے اپنے غیر احمدی دوستوں کی طرف منسوب کر کر کے پیش کرتے ہیں اور جو کرتا ہے وہ اپنے دل کا ایک داغ ضرور دکھا جاتا ہے ورنہ جو مالی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

نظام کو سمجھتا ہو اور خدا کی خاطر قربانی کرنے والا ہو اس کا غیر احمدی دوست اگر یہ بات کہے گا تو اس کو ہزار جواب وہ اپنی طرف سے دے سکتا ہے کہ تمہیں پتہ ہی کیا ہے تم لوگ تو خدمت دین کے لئے بھی بھکاری بنے ہوئے ہو یعنی بڑی بڑی امیر طاقتوں سے پیسے لیتے ہو تو خدمت کرتے ہو۔ خدمت دین تو وہ ہوتی ہے کہ اپنی جیب سے انسان خرچ کرے اور پھر خدمت بھی کرے اور پھر اللہ تعالیٰ نے سارے (کلام اللہ) میں جگہ جگہ، صفحہ الٹیں تو مالی قربانی کا ذکر ملتا ہے بلکہ خدا کے ساتھ بیعت کی شرط میں اس کو داخل فرمادیا (۔)

خدا کو اتنی ضرورت تھی مال کی کہ وہ بیعت جو خدا سے ہوتی ہے اس بیعت کی دو شرطیں ہیں ان کی جانیں بھی خدا نے لے لیں ان کے مال بھی لے لئے۔ یہ سودا ہوا ہے جس کے نتیجے میں ان کو جنت نصیب ہوگی۔ تو مال کی قربانی کا جو تعلق ہے وہ براہ راست مال کی حرص سے نہیں بلکہ مال کی حرص کے فقدان سے ہے۔ یہ مضمون ہے جس کا تقویٰ میں ذکر بیان فرمایا گیا ہے وہ قومیں جن کو مال کی حرص ہوتی ہے وہ خرچ کیسے کر سکتی ہیں خدا کی راہ میں' وہ نظام جو مال کی حرص سے آزادی دلاتا ہے وہی نظام ہے جو مالی قربانی پر چل سکتا ہے۔ اگر مال کی حرص کی قیمت بڑھانے والا نظام ہو تو کوئی چندے نہیں دے گا۔ سب کے ہاتھ بند ہو جائیں گے مٹھیاں بند ہو جائیں گی۔ تو ایسی متضاد باتیں کرتے ہیں جو اگر ذرا سی بھی عقل سے غور کریں تو کسی پہلو سے بھی سچی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اول خدا تعالیٰ جو مالک اور خالق اور قادر ہے اور رزق عطا فرمانے والا' اس کو وسعتیں دینے والا' اس میں کمی پیدا کرنے والا ہر طرح کے اختیار رکھتا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ تم سے جو میرا سودا ہے اس میں مال کی قربانی شامل ہے۔

دوسرے' جگہ جگہ بار بار فرماتا ہے کہ فی سبیل اللہ خرچ کرو' فی سبیل اللہ خرچ کرو اور اسے ایک (صاحب ایمان) کی سوچ کا ایک لازمی' ابدی جزو بنا دیا گیا ہے۔ آغاز ہی میں (ایمان والوں) کی تعریف' متقیوں کی تعریف ہی یہ فرمادی (۔)

وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور (۔) کو' عبادت کو قائم کرتے ہیں اور تیسری بات (۔) جو ہم نے ان کو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ تو (کلام اللہ) کو جو سمجھتا ہے یا سرسری نظر سے بھی پڑھتا ہے اس کے ذہن میں جماعت کے مالی قربانی کے نظام پر کوئی اعتراض پیدا ہو ہی نہیں سکتا' اس کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتا۔ اور پھر جیسا کہ میں نے واقعات سے ثابت کیا ہے جہاں حرص کا سوال ہو وہاں مالی قربانی طوعی طور پر مانگی جا ہی نہیں سکتی۔ حرص کے برعکس مضمون ہے (۔) فرمایا ہے تم نے اموال خرچ کرنے ہیں' بڑی بڑی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے لیکن یاد رکھنا کہ تقویٰ کا معیار بڑھاؤ گے تو یہ کر سکو گے ورنہ ہمارے تقاضے پورے نہیں کر سکو گے۔ اللہ سے تقویٰ کی استطاعت مانگو۔ تقویٰ بڑھے گا تو مال خود بخود پھوٹ پھوٹ کر خدا کی راہ میں نکلیں گے اور یہ ہمارا ساری زندگی کا تجربہ ہے' ساری زندگی کے تجربہ کا نچوڑ ہے کہ جن کے تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہے ان کے دلوں سے پہلے مال پھوٹتے ہیں پھر ان کی جیبوں سے نکلتے ہیں بعض دفعہ ایسا ان میں جوش پایا جاتا ہے کہ زبردستی روکنا پڑتا ہے (۔)

پس جماعت احمدیہ میں جو خدا کے فضل سے یہ عظیم الشان قربانی کے مظاہرے نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی طرف سے اگر مالی قربانیاں بڑھ رہی ہیں تو یہ اس بات کا ایک پیمانہ ہے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ان کے تقویٰ کا معیار بڑھ رہا ہے' یہ اس بات کا پیمانہ ہے اللہ کے فضل کے ساتھ ان کی حرص کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان Tribute جس کو کہتے ہیں' ایک خراج تحسین ہے' جو جماعت کی قربانیاں عمومی حیثیت سے جماعت کو دے رہی ہیں۔ دنیا میں کوئی نہیں ہے جو ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا سکے (۔) بسا اوقات میری گفتگو ہوئی ہے مستشرقین سے اور بعض بڑے بڑے سوچنے والوں سے اور ان سے جب میں نے یہ پہلو کھول کر بیان کیا تو بالکل گنگ ہو گئے۔ میں نے کہا تم کہتے ہو ایجنٹ کسی کے' الزام لگتا ہے تم پر' کوئی ایجنٹ بنا کے تو دکھاؤ کہ جو اپنی جیبوں سے خرچ کر رہے ہوں اور اپنی بقاء کے لئے کسی اور کے محتاج نہ ہوں۔ ایسے ایجنٹ پھر پاگل ہی ہوں گے۔ تو بہتر ہے پاگل کہا کرو بجائے ایجنٹ کہنے کے۔ ایجنٹ پیسے کھاتا ہے اور اگر وہ ایجنٹ نہ بھی ہو تو پیسے پیسے مانگ مانگ کے کام کرتا ہے۔ لیکن وہ کس قسم کا ایجنٹ ہے جو اپنا سب کچھ فدا کرتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کر دیتا ہے' وقف زندگی کے نظام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے جب اس کو قبول نہ کیا جائے تو روتا ہوا احتجاج کرتا ہے اور جب اس کی مالی قربانیاں واپس کی جائیں تو بے چین زندگی گزارتا ہے۔ کئی ایسے احمدی ہیں جن کو بعض کمزوریوں کی وجہ سے یہ سزا دینی پڑی کہ تم سے چندہ وصول نہیں کیا جائے گا اور آئے دن مجھے خط ملتے ہیں ایک کل بھی ملا تھا کہ خدا کے واسطے بس کریں زندگی بے چین' بے قرار ہو گئی ہے' لطف اٹھ گیا ہے زندگی کا۔ پہلے ہم چندہ دیتے تھے تو اللہ کے احسان سے لطف اٹھاتے تھے کہ خدا نے ہمیں توفیق دی اور باقی مال کھانے کا مزہ آتا تھا اب تو سارا مال حرام لگتا ہے۔ تو جس جماعت کا یہ معیار ہو اس کے متعلق کوئی زبان دراز کرتا ہے تو تمہیں کیا فکر ہے اس کی۔ ایسی جماعت کوئی اور پیدا تو کر کے دکھائے کہ جن کی جانیں واپس کی جائیں تو وہ روتے ہوئے واپس جائیں یہ بھی قرآن کی گواہی کے مطابق وہی پہلی رسم ہے جو دوبارہ زندہ ہوئی ہے (۔) وقف کی تحریک ہوئی ایک موقع پر آکے میں نے کہا' بس اب وہ مدت گزر گئی ہے اب اور وقف قبول نہیں ہوگا۔ ایسے بے قرار' روتے ہوئے خط ملے ہیں عورتوں کے' ایسی بچیوں کے جن کی شادیاں بھی نہیں ہوئی تھیں بلکہ مشکل سے شادیوں کی عمر کو پہنچی تھیں کہ ہم تو آرزوئیں لئے بیٹھے تھے کہ خدا ابھی ہمیں بڑا کرے گا اور ہمیں توفیق دے گا تو ہمارے بچے بھی اسی طرح وقف نو میں شامل ہوں گے جیسے پہلوں کے ہوئے۔ آپ نے رستہ بند کر دیا۔ میں نے کہا میں کون ہوتا ہوں اب تمہارے رستے بند کرنے والا۔ یہ اللہ کے فضل سے اخلاص کا دریا جاری ہوا ہے اور میری نیت پہلے یہی تھی کہ کچھ وقت کے لئے ہو اب میں اسے ہمیشہ کے لئے جاری سمجھتا رہوں گا اور یہی جماعت کرے گی۔ تو وہ کون سا دریا تھا' ان کے آنسوؤں کا دریا جو اخلاص کی صورت میں پھوٹتا تھا وہ دعائیں بن گیا خدا نے میرے دل کو تبدیل فرمادیا۔ کہا کوئی فیصلہ تمہارا نہیں چلے گا ان کا اخلاص چلے گا اور وہ تحریک جاری ہو گئی۔

(۔) مال کی قربانیوں میں بھی میں نے بارہا مثالیں پیش کی ہیں لوگ دیتے ہیں بعض دفعہ' دل پہ بہت بوجھ پڑتا ہے کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہے اتنا زیادہ دے رہے ہیں بعض دفعہ زبردستی واپس کرنا پڑتا ہے اور بسا اوقات تو نہیں لیکن کبھی کبھی میں مجبور ہو جاتا ہوں بالاخر۔ میں کہتا ہوں اچھا ٹھیک ہے اور پھر خدا ان کو اور برکتیں دیتا ہے کیونکہ اس کی جزا بھی خدا نے دینی ہے۔

آگے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ (۔) سنو سنو! اور اطاعت کرو یہ بحثوں کا معاملہ نہیں ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ تم سے کیا قربانیاں مانگ رہا ہے اور اس کے کیا نتیجے نکلیں گے۔ وہ بچہ جس کو اپنے ماں باپ پر اعتماد ہو' یہ ہو نہیں سکتا کہ ماں باپ اس کو کہیں تو وہ اگر وہ سچا وفادار اور حقیقت میں ماں باپ پر اعتماد کرنے والا ہو تو آگے سے بحثیں کرے کہ نہیں یہ میرے لئے ٹھیک نہیں ہوگا بعض بڑی عمر میں آکر ایسی بحثیں کرتے ہیں وہ ایک الگ مسئلہ ہے مگر بچے تو آنکھیں بند کر کے جو ماں باپ کہتے ہیں یہ اچھا ہے اگر انہیں ماں باپ سے پیار ہے تو وہ چل پڑتے ہیں اس رستے پر اور وہ اچھا ہی ہوتا ہے مگر کبھی غلطی بھی کر جاتے ہیں ماں باپ۔ لیکن اللہ تو غلطی نہیں کرتا۔ اللہ فرما رہا ہے میں تو اس طرح غلطیوں سے پاک ہوں اور تمہاری ایسی بھلائی میرے پیش نظر ہے کہ تمہارے لئے تو یہی قانون جاری ہونا چاہئے (۔) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جہاں تک توفیق ملتی ہے (۔) سنو اور اطاعت کرتے چلے جاؤ۔ سنو اور اطاعت کرتے چلے جاؤ (۔) اور انفاق کرو (۔) تم انفاق اللہ کی راہ میں کرو تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہے (۔) مطلب ہے مال خرچ کرو اور کس کے لئے خرچ کرو اپنے نفسوں کے لئے۔ اپنے نفسوں پر مال خرچ کرو یہ بن جائے گا ترجمہ۔ میرے ذہن میں اس کے دو تین مختلف معانی تھے جو آج میں نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے کہا کہ جو اہل علم کی پرانی کتابیں ہیں "سیبویہ" وغیرہ کو ان کو نکالیں اور مجھے یقین ہے کہ بالکل درست ثابت ہوں گے اور وہی ہوا۔ ہر بات جو امکانا" سوچی تھی ان کے معنوں کی وہ تمام باتیں پرانے مفسرین اور اہل علم کی کتابوں سے نکل آئی ہیں اس کو مختلف معنی دے کر پہلوں کا بھی رجحان اسی طرف گیا تھا کہ اس کا یہ ترجمہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ "مال خرچ کرو اپنے لئے" اس کا یہ ترجمہ اچھا لگتا ہے کہ خرچ کرو (۔) یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور کان کی خبر منسوب آتی ہے اس میں جو زبری دکھائی دیتی ہے وہ نصب ہے اور یہ کان کی خبر ہوتی ہے چنانچہ اس فعل کو مختلف شکلوں میں محذوف مانا گیا اور بعضوں نے یہ ترکیب کی کہ کوئی اور فعل ہے جیسے "ضرور خرچ کرو" اسی قسم کا معنی کوئی بیچ میں (۔) یعنی خرچ کرنا جو ہے یہ مفعول بن جائے گا (۔) تو یہ سارے ترجمے پرانے مختلف بزرگوں نے اسی غرض سے کئے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس آیت کا منطوق یہ ہے۔ آیت کا منطوق یعنی اس کا مقصد یہ ہے کہ اگر تم خرچ کرو گے تو یہ خرچ تمہارے اپنے نفسوں کے لئے بہتر ہوگا اس لئے یہ دور کا واہمہ بھی نہ آئے دماغ میں کہ خدا پر کوئی احسان کر رہے ہو۔ اس کا انجام تمہارے لئے بہتر ہے یہ تمام کا تمام فائدہ جو اس خرچ کے ساتھ وابستہ ہے خود تمہیں تمہاری سوسائٹی کو بھی پہنچے گا' تمہارے اپنے نفسوں کو بھی' تمہارے اپنے خاندانوں کو بھی پہنچے گا یہ مراد ہے۔

(۔) جو شخص اپنے نفس کی بدبختی' کنجوسی سے بچایا جائے' جس کو اللہ تعالیٰ نفس کی خساست سے بچا لے (۔) یہی لوگ ہوتے ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ جن کے نفس خسیس ہوں ان کا علاج کوئی نہیں ہوتا اور انہوں نے کہاں نصیحت کے نتیجے میں خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے ان کے دل مٹھی ہو جاتے ہیں اور تکلیف پہنچتی ہے اور پھر وہ لوگ یہ آواز اٹھاتے ہیں کہ عجیب آپ کی دنیادار جماعت بن رہی ہے۔ ہر وقت پیسوں کی باتیں ہو رہی ہیں' کوئی کہتا ہے اتنی قسمیں ہو گئی ہیں چندوں کی' یہ چندہ' وہ چندہ مگر اعتراض کرنے والے (سوائے اس کے جو خدا چاہے) بعض ہیں جو اپنی ذہنی ساخت کے لحاظ سے یہ باتیں سوچتے ہیں لیکن قربانیوں میں آگے ہوتے ہیں۔ اکثر وہ ہیں جو قربانیوں کی توفیق نہیں پاتے لیکن ہر دفعہ جب دروازہ کھٹکتا ہے تو ان کے دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ ہم رہ گئے اور اپنے نفس کے لئے بہانہ بناتے ہیں۔ یہ تو غلط رستوں پر چل پڑی ہے جماعت اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اس راہ میں خرچ کریں۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو ہر بات کا جواب دے رکھا ہے۔ ہر نفسیاتی پہلو کو چھیڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(کلام اللہ) میں اس کا تجزیہ فرماتا ہے اس کے ہر پہلو سے اٹھنے والے سوالات کو اٹھائے بغیر بھی ان کے جواب دیتا چلا جاتا ہے۔ (-) جو نفس کی خساست سے بچایا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہوا کرتے ہیں (-)

(-) اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دو (-) وہ اسے تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہاری بخشش فرمائے گا۔ یہاں قرضہ حسنہ کی کیا بحث ہے؟ سوال یہ ہے کہ قرض خالی بھی تو کہا جا سکتا تھا لیکن قرضہ حسنہ کی اصطلاح خدا کو قرض دینے کے سلسلے میں کیوں استعمال فرمائی گئی؟ اصل بات یہ ہے کہ اللہ' جب بھی کوئی انسان اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو بسا اوقات دنیا میں اس کے مال بڑھا دیتا ہے اور بڑھاتا تو ہمیشہ ہے لیکن کبھی جلدی کبھی دیر کے بعد۔ بعض لوگوں سے یہ سلوک ہوتا ہے کہ وہ ادھر دیا ادھر مال میں برکت پڑ گئی۔ ادھر دیا۔ ادھر ایک چٹھی آگئی کہ تمہارا اتنا روپیہ پڑا ہوا تھا تو اس سے یہ حرص پیدا ہو سکتی ہے کہ چندہ دیتے وقت انسان بڑھانے کے خیال کو دل میں جمادے کہ اب میں نے چندہ دینا ہے ضرور بڑھے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیتے وقت اپنی نیتوں کو صاف رکھا کرو' اس میں بڑھانے کا تصور نہ رکھا کرو۔ خدا کی خاطر قربانی۔ اس کی رضا کی خاطر خرچ کیا کرو۔ یہ قرضہ حسنہ ہے اور جہاں تک اللہ کا تعلق ہے وہ تو بڑھاتا ہے ہی۔ تم قرضہ حسنہ دو گے تو وہ کون سا اتنا ہی تمہیں واپس کرے گا۔ خدا کی سنت یہ ہے (-) تم قرضہ حسنہ دو گے تو بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کا سامان کرے گا۔

اب اس میں ایک عجیب لطیف شرط داخل فرمادی یعنی بڑھانے کا وعدہ ان سے ہے جو قرضہ حسنہ دیں گے۔ جو حرص میں دیں گے ان کے ساتھ وہ وعدہ نہیں ہے بڑھادے تو اس کی مرضی ہے' مالک ہے' لیکن یاد رکھنا جو برکت والا وعدہ ہے کہ خدا تم پر فضل فرمائے اور بڑھائے گا وہ اسی صورت میں ہے کہ تمہارے دل میں حرص نہ ہو بلکہ اللہ کی محبت اور اس کی رضا کی خاطر قربانی ہو اور یہ قرضہ حسنہ ہے۔ قرضہ حسنہ میں قرض کا مفہوم بھی داخل فرمادیا اور یہ عجیب بات ہے کہ قرض کے دو ہی پہلو ہیں ایک وہ قرض ہے جس میں آپ ضرور کچھ نہ کچھ حرص رکھتے ہیں اور حرص کی وجہ سے بہت سے لوگ قرض دیتے اور بہت سے لوگوں کے قرض ضائع بھی چلے جاتے ہیں اور ایک وہ پہلو ہے کہ کوئی حرص نہیں بلکہ بعض دفعہ نقصان کا خطرہ ضرور پیش نظر ہوتا ہے بلکہ اکثر اوقات رہتا ہے اس کے باوجود دیتے ہیں۔ یہ جو دینا ہے یہ غیر معمولی اعلیٰ نیت کے سوا' پاک نیت کے سوا ممکن ہی نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قرض تو دینا ہے تم نے' یہ تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایسی چیز نہیں ہے جس کی خدا کو ضرورت ہے۔ ضرورت کا تصور مٹانے کے لئے لفظ قرض استعمال فرمادیا۔ کیونکہ قرض لینا کسی کی عظمت اور اس کی بڑائی کے خلاف نہیں ہے (-) وقتی طور پر ایک ضرورت پیش آسکتی ہے تو یہ تو نہیں کہ خدا کو ضرورت ہے مگر قرض کا مفہوم دے کر یہ بتایا کہ تم کوئی احسان نہیں کر رہے اپنی جماعت پر یا خدا کا تصور براہ راست اگر نہ داخل کریں تو یہ مضمون بنے گا کہ جماعت (-) پر تم کوئی احسان نہیں کر رہے یہ تو ضرور واپس ہوگا جو اصل ہے اور جہاں تک خدا کے کاموں کا تعلق ہے وہ بڑھایا کرتا ہے مگر بڑھاتا ان کے ہے جن کی نیتیں پاک ہوں جو جذبہ محبت سے خرچ کریں اور قربانی کی روح سے خرچ کریں۔ پس ایسے لوگ جو اپنے غریب بھائیوں کو قرضہ دیتے ہیں اور اس نیت سے دیتے ہیں کہ ان کی بھلائی ہو اگر ہمیں کچھ تنگی پڑتی بھی ہے تو کوئی حرج نہیں ان کا جو جذبہ ہے وہ بہت ہی قابل قدر بن جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو بہت ہی قدردان ہوں اس جذبے سے اگر تم قرض دو گے لالچ کی وجہ سے نہیں کرو گے تو پھر میرا دستور یہ ہے' یہ نہیں فرمایا میں وعدہ کرتا ہوں' فرمایا اللہ ایسا کرتا ہے اور کرے گا اور اس شرط کے ساتھ کرے گا (-) تمہارے لئے بڑھائے گا بھی اور اس سے بڑی بات یہ کہ تمہاری بخشش کے سامان کرے گا۔ اب اگر مالی قربانی ایسی ہو کہ اس سے برکت بھی پڑے اور یقین ہو کہ مغفرت ہوگی تو یہ ایک بہت ہی پاکیزہ اور ہر سودے سے اچھا سودا ہے جس خرچ کے نتیجے میں مغفرت ہو جائے۔ وہ اس لئے ضروری ہے کہ اگلی دنیا کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہاں کوئی پیسہ کام نہیں آئے گا وہاں مغفرت کا خرچ سے کوئی تعلق نہیں رہے گا۔ تو ہمارے دن کتنے ہیں جن میں خدا تعالیٰ سے مغفرت کے سودے کی خاطر اپنا مال خرچ کریں۔ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں اور ایک دفعہ مر گئے تو سارا مال یہیں دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے اور پھر اس دنیا میں کام ہی نہیں آسکتا۔ تو مغفرت کا تعلق ہر شخص کے ساتھ ہے اور مغفرت کی خاطر خرچ کرنا یہ لالچ' حرص نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی طبعی ضرورت ہے جو ہر انسان کو لاحق ہے' ہر انسان سے وابستہ ہے۔ تو حرص کا جہاں تک تعلق ہے' کوئی غرض کا تعلق ہے اللہ نے فرمادیا کہ مغفرت کی حرص رکھا کرو۔ یہ سوچا کرو کہ میں اللہ کی خاطر خرچ کرتا ہوں بڑھے یا نہ بڑھے میری بخشش کا سامان ہو جائے اور خدا وعدہ فرماتا ہے کہ بخشش کا سامان تو ہوگا لیکن اس سے پہلے میں تمہارے مال بھی بڑھا چکا ہوں گا۔ کتنا عجیب سودا ہے۔ (-) تم مغفرت کی خاطر کرتے ہو خدا اتنا محسن ہے' تمہارا واپس کرے گا' اس سے زیادہ دے گا اور پھر مغفرت کا قرضہ اس پر باقی رہے گا اور اس وقت وہ مغفرت کا قرضہ کام آئے گا جب کہ تمہارے مال و دولت کی ویسے ہی کوئی اہمیت نہیں رہی وہاں محض فضل ہی فضل ہوگا۔

(-) اللہ تعالیٰ بہت ہی شکریہ ادا کرنے والا یعنی شکر گزاروں کی قدر کرنے والا ہے اور حلیم ہے' بہت بردبار ہے' اسے کوئی جلدی نہیں ہے' باوقار ہستی ہے اور جب چاہے تو بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرما سکتا ہے' ان سے صرف نظر فرما سکتا ہے۔

(-) وقف جدید کے معاملے میں بھی جو اللہ تعالیٰ نے برکتیں ڈالی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ باوجود اس کے کہ ایک زائد تیسرے درجہ کی تحریک تھی جس سے بہت بالا اور مضبوط مالی نظام انجمن کے باقاعدہ مستقل چندوں کی صورت میں قائم تھا وصیت کا نظام تھا' چندہ عام کا نظام تھا اور پھر تحریک جدید کو غیر معمولی اہمیت تھی اور تحریک جدید کی برکت سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں بہت خدمت (دین) ہوئی ہے۔ تو تیسرے درجے کی تحریک جس کا آغاز میں تعلق محض پاکستان اور بنگال کے دیہات سے تھا لیکن دیکھیں اللہ تعالیٰ برکتیں کتنی ڈالتا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں یہ Figures آپ کے سامنے پیش کروں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جماعت کے اندر جو مالی قربانی کا جذبہ ترقی کیا ہے وہ ایک دور ایسا تھا کہ (دعوت الی اللہ) کی رفتار سے بہت زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اب وہ دور آگیا ہے کہ (دعوت الی اللہ) کی رفتار اس کو چیلنج کر رہی ہے اور اس سے آگے بڑھ کر وہ بہت تیز قدموں کے ساتھ (دین حق) کا پیغام دنیا میں پھیلا رہی ہے اور پھر ان کے توازن کا دور آئے گا تو پھر آپ کے جو چندے ہیں ان میں عظیم انقلاب برپا ہو جائے گا۔ چوٹی سے اور چوٹیاں اٹھیں گی لیکن اس وقت ہم اس دور میں داخل ہوئے ہیں کہ مالی قربانی کا نظام مستحکم ہو گیا وہ چل پڑا اپنے پاؤں پہ کھڑا بھی ہوا اور پھر دوڑ پڑا اور اور اب (-) دعوت الی اللہ کا نظام بیدار ہو کر جیسے دیر سے اس کو ہوش نہ ہو' ہوش میں آرہا ہے کہ او ہو یہ تو بہت آگے نکل گئے ہیں۔ وہ دوڑ دوڑ کے پھر آگے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے اور مجھے لگ رہا ہے کہ نکل چکا ہے لیکن کچھ عرصہ ہوگا کہ ان لوگوں میں سے پھر مالی قربانی کرنے والے لوگ پیدا ہونا شروع ہوں گے اور اچانک جماعت کے مالی نظام میں غیر معمولی برکتیں پڑیں گی۔

—— خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی کی ہے۔ دوسرے نمبر پر امریکہ نے اپنے اس عہد کو پورا بھی کیا اور نبھایا ہوا ہے۔ امیر صاحب امریکہ نے مجھ سے ایک دفعہ ذکر فرمایا تھا کہ ہمارا بھی دل چاہتا ہے کسی چندے میں بہت آگے بڑھیں اور سب سے آگے نکل جائیں تو ہم نے غور کیا ہے تو یہی سوچا کہ باقی جگہ تو بہت بہت فاصلے رہ گئے ہیں وقف جدید میں اگر ہم کوشش کریں تو ایسا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک وقت تھا کہ وہ کسی شمار میں ہی نہیں تھے اب وہ دوسرے نمبر پر آچکے ہیں اور گزشتہ سال بھی تھے اور پوزیشن کو Maintain کر رہے ہیں یہاں وہ قائم ہیں اور فاصلہ بھی کچھ کم کر رہے ہیں پاکستان سے۔ اس لئے بعد میں نہ پاکستان والے کہیں ہمیں بتانا نہیں تھا پہلے۔ جس طرح جرمنی کی دفعہ شکوے شروع ہو گئے تھے کہ آپ نے اچھا کیا چپ کر کے بتادیا کہ جرمنی آگے بڑھ گیا ہے اور ہم نے نہیں بڑھنے دینا۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) پاکستان کا یہ اعزاز برقرار رہے گا مگر امریکہ نے کوشش ضرور کرنی ہے۔

جرمنی بہت سی قربانی کے میدانوں میں یا دوسری یا تیسری پوزیشن پہ رہتا ہے کبھی کبھی اول بھی آجاتا ہے اور یہاں بھی تیسری حیثیت ہے۔ اس کے بعد پھر کینیڈا ہے' پھر برطانیہ کی باری آتی ہے' پھر ہندوستان ہے۔ ہندوستان نے بھی اچھا معیاری کام دکھایا ہے اور گزشتہ سال کے مقابل پر بہت محنت کر کے کافی آگے بڑھا ہے۔ پھر سوئٹزرلینڈ کی چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود اس کی باری ہے جو ساتویں نمبر پر ہے۔ انڈونیشیا نے وقف جدید میں بہت ترقی کی ہے آٹھویں نمبر پر آگیا ہے۔ ماریشس نویں نمبر پر ہے اور جاپان دسویں نمبر پر۔ جاپان کی اس پہ کوئی دل آزاری نہیں ہونی چاہئے۔ بہت چھوٹی سی جماعت ہے اور ان کے اقتصادی حالات کچھ اس لئے بھی خراب ہو رہے ہیں کہ بہت سے لوگ جو پاکستان سے وہاں آ کے کام کر رہے تھے ان کے لئے مشکلات پیدا ہو گئی ہیں کچھ کو واپس بھجوا دیا گیا کچھ کو پولیس کی تحویل میں رکھا گیا' کچھ اقتصادی بحران کے نتیجے میں نقصان اٹھا بیٹھے۔ تو ان کا چھوٹی سی جماعت کا دسویں نمبر پر رہنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑا اعزاز ہے اللہ اس اعزاز کو قائم رکھے اور اس کی برکت سے ان کے اموال میں بھی ترقیات ہوں ان کی خوشیوں میں بھی ترقیات اور سب کے لئے میری یہی دعا ہے۔

جہاں تک دوسری جماعتوں کا تعلق ہے جو عموماً چھوٹی تھیں اور پیچھے رہ رہی تھیں ان میں اس طرح موازنہ میں نے کیا ہے کہ گزشتہ سال کے مقابل پر غیر معمولی اضافہ پیش کرنے کی کس کو توفیق ملی ہے کیونکہ عام دوڑ میں تو شامل نہیں ہو سکتی تھیں اس لحاظ سے گیانا کی جماعت اول آئی ہے اور انہوں نے اس ایک سال میں چندہ دگنے سے بھی کچھ زیادہ کر دیا ہے۔ بنگلہ دیش نے بہت آگے قدم بڑھایا ہے انہوں نے بھی گیارہ سو کی بجائے دو ہزار تریسٹھ۔ معاف کرنا یہ چندے کی بات نہیں ہو رہی۔ چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ۔ میں نے عنوان نہیں پڑھا تھا اس لئے جب میں نے یہ پڑھا تو میں نے کہا گیارہ سو کیسے ہو سکتا ہے بنگلہ دیش کا تو بہت زیادہ چندہ ہوگا اس سے۔ تو جب عنوان دیکھا ہے تو عنوان یہ ہے کہ "چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ" اور اس پہلو سے گیانا اضافے کی نسبت سے اول آگیا ہے اور بنگلہ دیش کو دوئم قرار دیا ہے گیارہ سو کے بدلے میں دو ہزار تریسٹھ ہے' دگنے سے کم ہے اور گیانا دگنے سے ذرا سا زیادہ ہے۔ ہالینڈ تیسرے نمبر پر ہے۔ ایک سو ستر افراد سے بڑھ کر دو سو انچاس ہو گئے۔ کینیڈا چوتھے نمبر پر ہے تین ہزار پینتالیس مجاہدین سے تعداد بڑھ کر چار ہزار چار سو اکتیس ہو گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جرمنی پانچویں نمبر پر ہے پانچ ہزار چھ سو تینتیس سے بڑھ کر آٹھ ہزار ایک سو چورانوے کی تعداد پہنچ گئی ہے۔

یہ جو تعداد کا مسئلہ ہے اس کا تعلق مال سے اتنا نہیں ہے جتنا قربانی کی روح کو فروغ دینے کے لئے ہم اس پر زور دیتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض دفعہ جب زیادہ تعداد بڑھائی جائے تو اس تعداد کے حساب میں بعض دفعہ خرچ زیادہ ہوتا ہے اور اس سے آمد کم ہوتی ہے۔ مثلاً ایک پورا انتظام کیا جائے ان کا حساب رکھا جائے، کلرک رکھے جائیں پھر ڈاک کے ذریعے ان کے حساب بھیجے جائیں اور چندے بعض دفعہ اتنے تھوڑے ہوتے ہیں بعض غریبوں کے کہ مالی حساب پر زیادہ خرچ ہو رہا ہوتا ہے ان کی آمد کے مقابل پر۔ لیکن ہمیں ضرورت ہے اخلاص کی اور مالی قربانی کے بغیر اخلاص بڑھتا نہیں ہے اور مالی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کا ایک پیمانہ قرار دیا ہے اور پھر لمبا تجربہ بتاتا ہے کہ شروع میں جو ایک پیسہ بھی قربانی کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کو دو طرح سے بڑھاتا ہے۔(۔) مطلب یہ صرف نہیں ہے کہ مال اس کا بڑھاتا ہے۔ اس کے دل کی وسعتیں بڑھا دیتا ہے، قربانی کے جذبے بڑھا دیتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت میں ایک نئی ترقی کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ پس اس دفعہ بھی میں تمام دنیا کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ کتنا ہی معمولی چندہ کیوں نہ ہو، میں پچھلے سال بھی اعلان کر چکا ہوں کہ یہ شرط چھوڑ دیں کہ چھ روپے کم سے کم یا بارہ روپے کم سے کم یا اس کے لگ بھگ دوسری کرنسیوں میں رقم ہو اگر کوئی ایک آنہ بھی دے سکتا ہو تو اس کو کہیں شامل ہو جائے۔ اس کا شامل ہونا اس کی مالی دقتوں کا حل ہے اور اس کو یہ نہیں کہنا کہ تمہارا پیسہ بڑھے گا اس لئے شامل ہو جاؤ اس کو یہی کہنا ہے کہ تم آنہ بھی دو گے تو جو تمہیں لطف آئے گا اور اللہ کی رضا حاصل ہو گی وہ تو کروڑوں روپے بھی خرچ کر کے حاصل کی جائے تو کچھ بھی چیز نہیں۔ اس لئے قربانی کے جذبے کی خاطر اس سے ایک آنہ بھی وصول کرنا ہو تو کریں اور نومبائعین کو کثرت کے ساتھ اس میں شامل کریں۔

اب وقت ہے کہ نومبائعین جس تعداد سے بڑھ رہے ہیں اسی تعداد سے چندہ دہندگان بھی بڑھیں۔

پس ان کو مستقل چندے میں بھی سولہویں حصے کی نسبت سے نہیں بلکہ حسب توفیق (۔ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جتنی استطاعت ہے تو نئے آنے والوں کی استطاعت کچھ کم ہوتی ہے۔ بعض دفعہ بہت بڑھ جاتی ہے ایسے بھی آئے ہیں جنہوں نے آتے ہی فوراً قربانیوں میں حصہ لیا ہے اور انہوں نے کہا کہ ہم برابر کا حصہ لیں گے لیکن عموماً یہی دیکھا گیا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ کیوں کہتا کہ تالیف قلب کی خاطر ان پر خرچ بھی کرو یعنی آغاز میں یہ حال ہوتا ہے بعض دفعہ آنے والوں کا کہ ان کی دلداری کے لئے کچھ نہ کچھ ان کی ضرورتیں، اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے کئی وجوہات سے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جلسوں پر بلاتے ہیں تو کرایہ دے کر بلاتے ہیں پھر وہ وقت آتا ہے کہ وہ چندے لے کر اپنے خرچ پر چندے دینے کے لئے آتے ہیں مگر آغاز میں کچھ قربانی لازم ہے اگر بغیر قربانی کے اسی حال پہ وہ ٹھنڈے ہو گئے تو پھر آپ کے لئے ان کو قربانی کے مزے دینا مشکل ہو جائے گا ان کو پتہ ہی نہیں ہو گا کہ قربانی کا مزہ ہے کیا۔ پس ان کو بھی وقف جدید میں شامل کریں۔

اس ضمن میں میں یورپ کی جماعتوں اور مغرب کی جماعتوں سے خصوصاً یہ درخواست کرتا ہوں کہ ہر ماں باپ اپنی اولاد پر نظر رکھیں اور جہاں وہ کمانے والے بنیں ان کو یہ تحریک کریں کہ پہلے ہفتے کی آمد وہ (بیوت الذکر) میں دیں اور یہ نیک روایت حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے زمانے سے قائم ہے اور جہاں تک میرے سے مشوروں کا تعلق ہے میں ہر ایک کو یہی بتاتا ہوں وہ کہتے ہیں ہمیں خدا نے برکت دی ہے کیا کریں۔ میں کہتا ہوں ہوں پہلے تو پہلے ہفتے کی آمد (بیت الذکر) کے لئے دے دو۔ دوسرے فوری طور پر چندہ باقاعدہ دینا شروع کر دو۔ سولہویں حصے کا حساب کر کے اگر زیادہ کی توفیق نہیں تو یہ ضرور دو۔ تو اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے تمہاری اولاد بھی فتنہ ہے تو یہ بھی ایک فتنے کا موقع ہوتا ہے۔ اولاد خوشحال ہو گئی ہے ماں باپ سمجھتے ہیں ان کو کیوں چندوں میں ڈالیں خواہ مخواہ، ہم جو دے رہے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی ہار گئے۔ آپ کا دیا ہوا بھی گیا اگر چندے کا شوق ہی نہیں اور سمجھتے ہی نہیں کہ باعث سعادت ہے تو اولاد کو بھی آپ نہیں کریں گے اور آپ کے چندے کے اوپر بھی ایک اور روشنی پڑ جائے گی جو ایک غلط روشنی ہو گی یعنی آپ پہلے دیتے تھے مصیبت سمجھ کے دیتے تھے، چٹی سمجھ کے دیتے تھے جو اولاد کو چٹی سے بچا رہے ہیں۔ پس فتنوں کا مقابلہ کرنا ہے ہر فتنے کا موقع ایسا ہمارے سامنے آنا چاہئے کہ ہم اس کو شکست دے کر خدا کی رضا کم کرنے کی بجائے اس کو بڑھاتے ہوئے آگے بڑھیں۔

فی کس کے لحاظ سے بھی ہم نے موازنہ کیا ہے اور سوئٹزرلینڈ حسب سابق وقف جدید کے فی کس چندے میں اب بھی سب سے آگے ہے امریکہ نمبر دو ہے کوریا اور جاپان تیسرے نمبر پر ہیں اور بیلجیئم اللہ کے فضل سے کے ساتھ چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود بھی چوتھے نمبر پر آ گئی ہے حالانکہ مالی لحاظ سے ایک کمزور جماعت ہے۔ یورپ کی جماعتوں میں بیلجیئم کی جماعت بہت کمزور ہے۔ اخلاص میں نہیں مالی لحاظ سے۔ لیکن اللہ نے توفیق دی ہے کہ چوتھے نمبر پر آ چکے ہیں اور بھی قربانیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

چندہ بالغان میں جو پاکستان کے اضلاع کا مقابلہ ہوا کرتا ہے ان میں کراچی اول۔ ربوہ دوم۔ لاہور سوم پھر فیصل آباد، سیالکوٹ، اسلام آباد، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، کوئٹہ اور سرگودھا آتے ہیں۔ مجموعی وصولی کے لحاظ سے چندہ اطفال میں کراچی پھر اول لیکن یہاں ربوہ ن بجائے لاہور دوم اور ربوہ سوم ہے پھر فیصل آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ، شیخوپورہ، سرگودھا اور کوئٹہ اسی ترتیب سے آتے ہیں۔

وقف جدید کی جو تحریک ہے یہ وقف جدید بیرون جب سے شروع ہوئی ہے اگرچہ اس آمد میں بہت حد تک انہی علاقوں میں خرچ ہوا ہے جن علاقوں کی خاطر یہ تحریک قائم کی گئی تھی یعنی پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش۔ لیکن حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی ایک رؤیا نظر سے گزری ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا کا منشاء یہ ہے کہ بالآخر اس تحریک کا فیض یعنی جن کاموں پر خرچ کرنا ہے اس اعتبار سے بیرونی دنیا پر بھی پھیلانا ہو گا اور باقی ملکوں میں صرف پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش پر ہی اس کا خرچ نہیں ہو گا بلکہ اور جگہ بھی اسی قسم کا نظام جاری ہو یعنی وقف جدید کے مقاصد کے حصول میں ان کو شامل کرنا پڑے گا صرف چندے کی قربانی میں نہیں۔ پس اس لحاظ سے اس سال میں نے مال کو ہدایت کر دی ہے کہ آغاز ہم افریقہ سے کرتے ہیں افریقہ میں ضرورتیں بڑھ رہی ہیں اور بعض ملکوں میں اقتصادی بدحالی کی وجہ سے چندوں میں کمزوری آ رہی ہے تو وقف جدید کا ایک حصہ (اللہ نے چاہا تو) اس سال افریقہ کی طرف منتقل کریں گے اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یورپ میں بھی وقف جدید کے نظام کے تحت ہمیں معلمین مقرر کرنے پڑیں گے اور اس قسم کے کام جاری کرنے ہوں گے جو (دین حق) کے آخری غلبے کے لئے ضروری ہیں۔

ایک آخری بات اس وقت، وقت چونکہ ختم ہو رہا ہے بلکہ ہو چکا ہے وہ حوالہ تو نہیں پڑھ سکتا مگر اس کا خلاصہ میں نے بیان کر دیا ہے پھر کسی وقت وہ میں حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا حوالہ بھی پڑھ کے سنا دوں گا۔ پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ دیگر جماعتوں کو بھی دفتر اطفال کا ریکارڈ رکھنا چاہئے۔ یہ اس سلسلے میں آخری نصیحت ہے آج کے خطبے میں۔ وقف جدید کا جو اطفال کا ریکارڈ ہے وہ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش میں رکھا جاتا ہے مگر دوسرے ملکوں میں نہیں رکھا جاتا اور ہم چاہتے ہیں کہ بچے بہت زیادہ اس میں حصہ لیں۔ جس طرح نومبائعین 'دین میں بچے ہی ہوتے ہیں۔ خواہ عمریں کتنی ہی ہوں۔ اسی طرح بچوں کا حال ہے۔ ان کو شروع ہی میں وقف جدید میں شامل کیا جائے تو آئندہ ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھا دے گا، اور ان کے دل کھول دے گا۔ تو ہمیں اب باہر کی جماعتوں سے معین طور پر یہ اطلاع ملنی چاہئے کہ اتنے زیادہ بچے ہم نے بڑھائے ہیں اور بچے کے سلسلے میں پہلے دن کا بچہ بھی نظام میں شامل ہو جاتا ہے۔

بعض مائیں تو پہلے زمانے جب میں وقف جدید میں کام کیا کرتا تھا تو لکھا کرتی تھیں کہ ہمارے ہونے والے بچے کا بھی چندہ لے لیں اور بعض یہ کہا کرتی تھیں ہم (صاحب ایمان) جو ہیں نا یہ اللہ میاں سے کافی ترکیبیں کرتے رہتے ہیں کسی کا بچہ نہیں ہوتا تھا تو اس نے کہا کہ اس کا چندہ جو میرا بچہ نہیں ہو رہا نا میں نے وہ لکھوا دیا وقف جدید میں اب اللہ آپ ہی سنبھالے معاملہ اور واقعتہً ایسے میرے سامنے معین واقعے آئے کہ ڈاکٹروں نے کہا تھا بچہ نہیں ہونا کسی عورت نے یہ ترکیب چلی اور اللہ تعالیٰ نے بچہ عطا فرما دیا یعنی چندہ دینے والا بعد میں آیا ہے چندہ پہلے آ گیا ہے تو یہ دنیا کے نظام نہیں ہیں یہ اور قسم کے نظام ہیں جو چل رہے ہیں۔ تو اپنے بچوں کو شامل کریں اگر دل کا جوش اور ولولہ ہو تو بے شک ان کو بھی شامل کر لیں جو پیدا نہیں ہوئے مگر جو پیدا ہوئے ہیں ان کو تو ضرور شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس نظام کو ہمیشہ برکت دیتا چلا جائے اور بڑھاتا چلا جائے۔ ہمارے اموال میں، ہمارے اخلاص کے پیچھے پیچھے برکت دے، آگے نہیں۔

(تقویٰ) پہلے رکھا ہے انفاق کا مضمون بعد میں آتا ہے۔ پس پہلی دعا یہ ہے کہ ہماری تقویٰ کی استطاعت بڑھائے۔ اس بڑھتی ہوئی استطاعت کے وسیع تر دائرے میں ہمارے اموال میں بھی برکت ہوتی چلی جائے اور ہماری جانی قربانیوں میں بھی برکت ہوتی چلی جائے اور یہ ایسے سلسلے ہیں جو خود اپنی ذات میں ثواب ہیں، اپنی ذات میں جنتیں ہیں اللہ سب دنیا کو ان جنتوں سے آشنائی عطا فرمائے۔ (سلام)

"انسان کو چاہئے کہ ہر دم اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہیچ ہوں۔ میری کیا ہستی ہے۔ ہر ایک انسان خواہ کتنا ہی عالی نسب ہو مگر جب وہ اپنے آپ کو دیکھے گا بہرنہج وہ کسی نہ کسی پہلو میں بشرطیکہ آنکھیں رکھتا ہو تمام کائنات سے اپنے آپ کو ضرور بالضرور ناقابل و ہیچ جان لے گا۔ انسان جب تک ایک غریب و بیکس اور ہر ایک طرح کے غرور و رعونت و کبر سے اپنے آپ کو نہ بچاوے وہ ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

"جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلّل اس میں نہ ہو تو خدا تک وہ بات نہیں پہنچتی۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان روو ے۔ اس کے لئے محرکات ہوتے ہیں انسان نظر ڈال کر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے اور اس کی عمر کا کیا حال ہے۔ دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرا دور

ایک سال کی عمر سے دو سال کی عمر تک سکھانے کی عمر کا تعین حتمی نہیں ہوتا۔ اصل میں بچہ کی IQ پر ہوتا ہے یا دوسرے لفظوں میں فطری رجحانات پر ہوتا ہے۔ کچھ بچے آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ کچھ مشکل سے سیکھتے ہیں۔ اور کچھ نسبتاً دیر سے سیکھ لیتے ہیں۔

یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ ہر بچہ ایک عمر کا یکساں طور پر نہیں سیکھے گا۔ اس فرق سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر بچہ کی فطرت اور صلاحیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ جو اندازے پیش کئے گئے ہیں یہ اوسط درجہ کے بچے کے لئے ہیں۔ اس میں کمی بیشی عمر کا فرق۔ اکتساب کی مقدار مختلف ہوگی نیز ایک سال کی عمر ایک حتمی حد نہیں۔ کوئی بچہ ۱۰ ماہ میں چلنے لگتا ہے کوئی ڈیڑھ سال کا ہو کر چلنے لگتا ہے۔

جب بچہ چلنا شروع کرے تو اسے واکر میں بالکل قید نہ کر دیا جائے۔ بعض مائیں بچوں کو میلا ہونے سے بچانے کے لئے اسے پہلے ہی واکر میں بٹھا دیتی ہیں۔ یہ قدرتی اور فطرتی طریقہ نہیں۔ کمرے قالین پر، فرش پر، گھاس پر، تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیں تاکہ وہ اپنی مرضی سے حرکت (Move) کر سکے۔ ہاں خیال ضرور رکھیں کہ وہ کوئی چیز اٹھا کر منہ میں ڈال لے رینگ کر چلنے کا ارتقائی دور ضرور آنے دینا چاہئے۔

ژاں ژاک روسو کا کہنا ہے کہ "انسان آزاد پیدا ہوتا ہے مگر بندھنوں میں قید کر دیا جاتا ہے" اسے فطری تعلیم ملنی چاہئے۔ کم و بیش فطری ماحول مہیا کرنا چاہئے تمدنی تکلفات میں نہیں جکڑنا چاہئے۔ ڈایپرز اور Pampers کس دیئے جاتے ہیں۔ تنگ اور فٹ کپڑے پہنا دیئے جاتے ہیں۔ بچہ اظہار تو نہیں کر سکتا مگر اس کے چہرے سے بے اطمینانی جھلکتی ہے موسم کا خیال کئے بغیر موٹے یا واش اینڈ ویئر کپڑے چڑھا دیئے جاتے

باقی صفحہ 7 پر

رپورٹ دوسری سالانہ علمی ریلی مجلس خدام الاحمدیہ

پاکستان 7 تا 9 جولائی 1995ء

نوجوانوں میں علمی مسابقت اور دینی ذوق کو اجاگر کرنے کے لئے علمی مقابلہ جات کا ایک پروگرام خدام الاحمدیہ کے آغاز سے شروع ہے۔ ان میں مرکزیت کا رنگ بھرنے کے لئے 1994ء سے سالانہ علمی ریلی کا انعقاد عمل میں لایا گیا ہے۔ جو خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل کا ایک مستقل حصہ بن گیا ہے اور مسلسل ترقی پذیر ہے۔ گزشتہ سال تلاوت، نظم، تقریر اور معلومات کے یعنی چار مقابلے منعقد ہوئے تھے۔

امسال ان میں بیت بازی اور مرکزی تحریری امتحان کا اضافہ کیا گیا ضلعی قیادت کو دعوت دی گئی کہ تمام مقابلوں میں تین تین خدام بھجوائیں۔ تاہم بیت بازی میں ہر ضلع کی تین خدام پر مشتمل ٹیم شرکت کر سکتی ہے۔ اس مرکزی علمی ریلی سے قبل مجالس، اضلاع و علاقہ جات کی سطح پر علمی مقابلہ جات کروانے کی تلقین مرکز کی طرف سے کی گئی اور متعدد اضلاع نے ایسے مقابلہ جات کروائے جن میں منتخب ہونے والے خدام اس مرکزی علمی ریلی میں بھجوائے گئے۔

حاضری 1994ء میں ہونے والی ریلی میں 23 اضلاع کے 84 خدام شریک ہوئے تھے۔ مگر امسال 34 اضلاع کی 82 مجالس کے 161 خدام نے شرکت کی۔

افتتاح افتتاح سے قبل ایک بکرا بطور صدقہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا گیا اور رات 8 بجے ایوان محمود میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے ریلی کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

آپ نے اپنے خطاب میں ریلی کے انعقاد پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے خدام کو پورے ذوق کے ساتھ مقابلوں میں شرکت کی تعلیم دی۔ اور فرمایا کہ ہر چوٹی پر ایک جگہ خالی ہوتی ہے جسے سر کرنے کے لئے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہئے۔ پس بلند حوصلوں کے ساتھ آگے بڑھیں اور بڑھتے چلے جائیں۔

اس افتتاحی تقریب میں متعدد بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی اور تقریب کو رونق بخشی۔

مقابلہ جات افتتاح کے فوراً بعد مقابلہ جات کا آغاز ہو گیا۔ سب سے پہلے مقابلہ معلومات کا پہلا راؤنڈ ہوا جو تحریری سوالنامہ کی شکل میں تھا۔ جس میں پہلی گیارہ پوزیشنیں حاصل کرنے والے خدام نے فائنل راؤنڈ میں شرکت کی۔ اس کے بعد درج ذیل پروگرام کے مطابق مقابلے منعقد ہوئے۔

8 جولائی کو مرکزی امتحان، تلاوت، نظم، بیت بازی اور معلومات کے مقابلے ہوئے۔

9 جولائی کو صبح سات بجے تقریری مقابلہ منعقد ہوا جو 45-9 تک جاری رہا اور سوا دس بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔

انتظامیہ اس ریلی کے ناظم اعلیٰ مکرم عبدالسمیع خان صاحب مہتمم تعلیم تھے اور درج ذیل احباب نے ان کی معاونت کی۔

نائب ناظم اعلیٰ مکرم مسعود احمد صاحب سلیمان
ناظم مقابلہ جات مکرم سید مبشر احمد ایاز
ناظم خوراک مکرم سید محمود احمد صاحب
ناظم رجسٹریشن۔ مہمان نوازی۔ صفائی۔ مکرم ظہیر احمد خان صاحب
ناظم رہائش۔ روشنی۔ آب رسانی۔ مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب
ناظم سٹیج۔ انعامات واشاعت مکرم نصیر احمد صاحب انجم
ناظم رابطہ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد

انتظام خوراک و رہائش۔ خدام کی رہائش ایوان محمود میں نو تعمیر شدہ بلاک میں تھی تاہم کھانے کا انتظام لنگر خانہ میں تھا۔ مورخہ 8 جولائی کو شرکاء کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ جس میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور مرکزی عاملہ نے بھی شرکت کی۔ مکرم صدر صاحب نے دعوت کے بعد مختصر الفاظ میں اس شدید گرمی میں خدام کے والہانہ لبیک کہنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

اس علمی ریلی میں آنے والوں کے لئے ایک کوائف فارم بھی تشکیل دیا گیا تھا۔ جس کے ذریعہ ان کے نام و پتے اور دیگر اہم کوائف محفوظ کئے گئے۔ اسی طرح ایک فارم پر اہم ہدایات درج کر کے خدام کو دی گئیں اور انہیں یہ باور کرایا گیا کہ آپ مرکز سلسلہ میں آئے ہیں یہاں جماعتی اور دینی روایات کو ملحوظ رکھیں اور ہر پروگرام میں وقت کی پابندی کریں۔ خدام نے ان ہدایات پر عمل کیا اور اس وقت سے خوب فائدہ اٹھایا۔

اختتامی تقریب مورخہ 9 جولائی کو صبح سوا دس بجے ایوان محمود ہال میں ایک سادہ اور پر وقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے خدام کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم ناظم اعلیٰ صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے امتیاز پانے والے خدام کے درمیان انعامات و سندات تقسیم کیں۔ آپ کے خطاب سے قبل مقابلہ تقریر میں اول آنے والے خادم عمرو وسیم ملک صاحب ربوہ نے تقریر کی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی نے مختصر خطاب سے نوازا۔ جس میں آپ نے خدام کے لئے ایسی علمی مجالس میں شرکت کرنے کی افادیت کا ذکر کیا کہ اس دور میں جب مادیت کے زہر پھیل رہے ہیں۔ نوجوانوں کو آوارگی سے محفوظ رکھ کر ان میں مثبت اور تعمیری روح مسابقت پیدا کرنے کے لئے ایسے مقابلہ جات نہایت ضروری ہیں۔ آخر پر دعا کے بعد یہ علمی ریلی اختتام کو پہنچی۔

ریکارڈنگ ان مقابلہ جات کو کیمرہ کی آنکھ میں محفوظ کر کے ساری دنیا کے احمدیوں تک مشتہر کرنے کے لئے مرکزی شعبہ سمعی بصری کے تعاون سے بعض مقابلہ جات کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی۔ اسی طرح علمی ریلی کے مختلف مناظر بھی فلمائے گئے۔

نتائج کل 6 مقابلہ جات میں اس ترتیب سے خدام نے شرکت کی۔

تلاوت 38
معلومات 58
نظم 46
بیت بازی 30 (10 ٹیمیں)
تقریر 40
امتحانی پرچہ 25

مقابلہ جات کے نتائج بھی ریکارڈ کی غرض سے پیش ہیں۔

تلاوت
اول مکرم سلطان محمد صاحب دار النصر شرقی ربوہ
دوم مکرم حافظ عبدالصبور صاحب ملیر کراچی
سوم مکرم ڈاکٹر حافظ شبیر احمد عثمانی صاحب قصور
حوصلہ افزائی مکرم حافظ جان محمد عباس صاحب لاہور
مکرم محمد اکرم بھٹی صاحب گوجرانوالہ

نظم
اول مکرم عبدالخالق محسن فاروقی صاحب لاہور
دوم مکرم میر نعیم الرشید صاحب راہوالی گوجرانوالہ
سوم مکرم مظفر احمد چوہان صاحب میرپور آزاد کشمیر
حوصلہ افزائی مکرم ابتسام صاحب گوجرانوالہ
مکرم شہزاد احمد صاحب مریدکے

تقریر
اول مکرم عمرو وسیم ربوہ
دوم مکرم محمد رفیق صاحب راولپنڈی
سوم مکرم سیف الرحمان صاحب ڈیرہ غازی خان
حوصلہ افزائی مکرم عمر حیات صاحب کوئٹہ

بیت بازی
اول ٹیم ضلع سرگودھا (ہدایت اللہ شاہد۔ سہیل احمد مجوکہ۔ محمد منور ریحان)
دوم ٹیم ربوہ (طارق محمود۔ فہیم احمد۔ کرامت اللہ)
سوم ٹیم کوٹلی آزاد کشمیر (محمد جاوید۔ زعیم الدین۔ عبدالغفور نجم)

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

لندن میں لوگ آکسفورڈ اور کیمرج کی کشتی رانی کا مقابلہ دیکھ کر واپس گھروں کو یا دفتروں کو جا رہے تھے تو تھوڑے ہی فاصلے پر انہیں بعض اخبارات کے سپلیمنٹ بکتے ملے۔ یہ سپلیمنٹ صرف کشتی رانی کے مقابلے کا نتیجہ بتانے کے لئے شائع کئے گئے تھے۔ لوگوں نے صرف یہی نتیجہ اس سپلیمنٹ میں پڑھنے کے لئے اخبار خرید ا اور اخبار کے باقی حصہ کو نظر انداز کر دیا۔

ٹیوب (زیر زمین گاڑی) میں لوگ بیٹھتے ہیں تو کسی سٹیشن سے ایک اخبار خرید کر کوئی ایک صفحہ دیکھتے ہیں اور وہ خبر پڑھ کر اخبار کو اپنی سیٹ کے پاس ہی رکھ دیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ کوئی اور شخص اخبار خریدتا ہے تو وہ کسی اور صفحے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ وہ صفحہ دیکھا اور اخبار کو وہیں رکھ دیا۔ گویا کہ اخبار بینی کا دراصل یہ مطلب ہے کہ اخبار میں چھپتا تو بہت کچھ ہے۔ لیکن ہر بات ہر شخص کی دلچسپی کا باعث نہیں ہوتی۔ رسالوں کو چھوڑ دیجئے اخبارات کو لیجئے۔ دنیا کا کوئی بھی اخبار ایسا نہیں جس میں چھپی ہوئی ہر بات ہر شخص کی دلچسپی کا باعث ہو۔ اخبار میں خبریں بھی ہوتی ہیں۔ تعلیمی امور کے متعلق بھی کچھ نہ کچھ لکھا جاتا ہے۔ انٹرٹینمنٹ بھی ہوتی ہے۔ کھیلوں کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔ اغوا اور عورتوں کی بے حرمتی کے واقعات بھی ہوتے ہیں۔ چوری ' ڈاکہ ' اور قتل کی باتیں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ اغوا یا مغویوں کی برآمدگی کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔ اور ان کے علاوہ کئی صفحات اشتہارات سے پر ہوتے ہیں۔ اخبار خریدنے والا تو اس سارے اخبار کی قیمت ادا کرتا ہے۔ لیکن اس سارے اخبار کو پڑھتا نہیں۔ کسی کی دلچسپی کسی بات میں ہے اور کسی کی دلچسپی کسی بات میں ہے۔ اور یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اکثر قارئین کی دلچسپی اخبار کے کسی چھوٹے سے حصے ہی سے ہوتی ہے' اگر باقی باتوں کو دیکھ کر قاری اس بات پر اعتراض کرنے لگے۔ اس کی کیا ضرورت تھی تو عین ممکن ہے ایک اور قاری اس بات پر اعتراض کرے جو اس شخص کو اچھی لگی اور اس کی دلچسپی کا باعث بنی۔ پس اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ کسی بھی اخبار میں ہر بات اس کی دلچسپی کی ہونی چاہئے ورنہ وہ اخبار بیکار ہے۔ یا اس کا خاصا حصہ بیکار ہے تو وہ اخبارات کی ہیئت اور کیفیت اور اخبار بینی سے محض نابلد ہو گا۔

اخبارات خریدنے ضرور چاہئیں حتیٰ کہ حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے واقفین زندگی سے فرمایا کہ اگرچہ آپ لوگوں کے گزارے کم ہیں لیکن اس تنگی ترشی میں بھی اپنا اخبار خرید کر پڑھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی حضرت صاحب نے اپنی اخبار بینی کا تذکرہ کیا کہ کتنے رسالے اور کتنے اخبارات ان کے پاس آتے ہیں۔ اور آپ ان میں سے اپنی دلچسپی کی باتیں پڑھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں پس اخبار خریدنا تو ضرور چاہئے لیکن یہ توقع رکھنا کہ اس کی ہر بات ہر شخص کی دلچسپی کا باعث ہو ناممکنات میں سے ہے۔

ویسے بھی شائد آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہو کہ اخبار کے قارئین مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ دفتر کے باہر کرسی پر جو مددگار کارکن بیٹھا ہے اگر صبح آٹھ بجے اس کے ہاتھ میں اخبار آ جائے تو وہ دوپہر کے بارہ بجے تک اس اخبار کو پڑھتا رہتا ہے اس کا ہر مضمون اس کا ہر کالم اس کا ہر اداریہ اس کی ہر خبر اور اس کا ہر اشتہار۔ لیکن جس دفتر کے آگے وہ بیٹھا ہے اس دفتر کے مدار المہام کے پاس ایک نہیں ایک سے زیادہ اخبار جاتے ہیں اور وہ ان کے ورق الٹ پلٹ کر پانچ منٹ میں ان اخباروں سے فارغ ہو جاتا ہے بعض لوگوں کے پاس تو بہت زیادہ اخبار آتے ہوں گے۔ لیکن مجھے بھی کم از کم چھ اخبار روزانہ دیکھنے ہوتے ہیں۔ میں نے پڑھنے کا لفظ استعمال نہیں کیا دیکھنے کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس لئے کہ مجھے ان اخبارات میں سے ملکی فضا کا اندازہ کرنا ہوتا ہے۔ ہر خبر ہر اداریہ ہر کالم ہر اشتہار پڑھنے کی مجھے ضرورت نہیں لیکن جو مجھے میں نہیں پڑھتا ان کے متعلق میں نے کبھی نہیں کہا کہ یہ بلاوجہ شائع کر دیئے گئے ہیں شائع نہیں ہونے چاہئیں تھے۔

اخبار کا ہر لفظ یا یوں کہہ لیجئے کہ ہر خبر کسی نہ کسی کے لئے دلچسپی کا باعث ہے۔ آپ کے لئے نہیں ہے تو کیا ہوا۔ جن باتوں میں آپ نے دلچسپی نہیں لی۔ ان میں کسی اور نے لی ہے۔ مثلاً الفضل کو آسٹریلیا سے ایک خط ملا کہ پاکستان میں تھا تو الفضل کے صفحہ آٹھ کو غیر ضروری سمجھتا تھا۔ یہ خبریں تو میں اخباروں میں بھی پڑھ لیتا تھا۔ پھر الفضل میں پڑھنے کا کیا مطلب لیکن جب سے آسٹریلیا آیا ہوں مجھے اس صفحے کی قدر و قیمت کا اب پتہ چلا ہے۔ اسی طرح بعض دوسری باتیں ہیں۔ الغرض جہاں تک اخبار بینی کا تعلق ہے کسی شخص کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جو اخبار اس کے ہاتھ میں ہے اس کی ہر بات سے اسے دلچسپی ہو تو پھر تو اخبار کامیاب اخبار ہے ورنہ بے معنی آپ اخبار خریدیئے یا لائبریری میں جا کر پڑھئے اور جن خبروں سے یا جن مضامین سے آپ کو دلچسپی ہے وہ پڑھ لیجئے اور باقی چھوڑ دیجئے۔

اخبار بینی کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور بات یاد آ گئی ہمارے ہاں ایک لمبے عرصے سے یہ رواج ہے کہ گاڑی میں بیٹھے کسی نے اخبار خریدا تو قریب ہی بیٹھنے والے نے کہا اندر کے صفحات مجھے دے دیجئے۔ چونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہوتے ہیں بعض اوقات اخبار مانگنے والے کو یہ جواب ملتا ہے کہ پیسے میں نے دیئے ہیں کہ تم نے۔ اور بعض اوقات اسے اندر کے صفحات دے بھی دیئے جاتے ہیں۔ اور جب اخبار خریدنے والا اپنے چار صفحات پڑھ چکتا ہے اور اندر کے چار صفحات مانگتا ہے تو ہو سکتا ہے اسے دے بھی دیئے جائیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان چار صفحات کا پڑھنے والا کہہ دے کہ ٹھہرو جی میں نے تو ابھی ختم نہیں کیا۔ یہ اخبار بینی غلط ہے۔ آپ اپنا پرچہ خریدیئے اور اسے پڑھئے۔ یا اگر دوسرے سے ہی مانگنا ہے تو اس بات کا انتظار کیجئے کہ وہ اس پرچے کو پڑھ کر رکھ دے۔ پھر آپ اس سے اجازت لے کر وہ پرچہ اٹھالیں اور پڑھیں۔ لیکن یہ کہ چار صفحے مانگے کبھی ملے کبھی نہ ملے۔ ملے تو وقت پر واپس نہ کئے یہ بات درست نہیں ہے۔

محمد محمود طاہر۔ ایم اے (ابلاغیات)

کھیل اور کھلاڑی

کھیل ایک صحت مند تفریح ہے۔ اس سے جہاں آپ لطف اٹھاتے ہیں وہاں اپنی صحت کی ضمانت بھی دے رہے ہوتے ہیں۔ اپنے علاقوں میں کھیلوں کو فروغ دیکر ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں اپنا کردار ادا کریں۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر کرتے ہیں۔

کھیلوں کی دنیا میں ہونے والے اہم واقعات کی خبریں پیش ہیں۔

سپیشل اولمپکس ۹۵ء:۔ اس سال کھیلوں کا سب سے بڑا مقابلہ امریکہ میں سپیشل اولمپکس کے انعقاد کی صورت میں ہوا۔ ان میں دنیا کے ۱۴۰ ممالک کے ۷ ہزار کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ پاکستان کے سپیشل کھلاڑیوں نے بھی شرکت کی۔ اور بڑی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر ۲۱ تمغے حاصل کئے جن میں سونے کے گیارہ ' چاندی کے چھ اور کانسی کے چار تمغے شامل ہیں۔ یہ کھیل 'سپیشل لوگوں میں حوصلہ افزائی کے رجحان کو پیدا کرنے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔

ومبلڈن ٹینس:۔ ٹینس کی دنیا کا عالمی شہرت یافتہ اہم ٹورنامنٹ ومبلڈن ٹینس ٹورنامنٹ ہوتا ہے۔ جس کے لئے اس بار تین کروڑ روپے کی رقم انعامات کی خاطر مخصوص تھی۔ اس سال مردوں کے فائنل میں عالمی نمبر دو امریکہ کے پیٹ سمپراس نے عالمی نمبر تین جرمنی کے بورس بیکر کو ہرا کر یہ ٹورنامنٹ جیتا۔ سمپراس نے تیسری بار یہ ٹورنامنٹ جیتا ہے انہیں انعام میں ۳۶۵۰۰۰ پونڈ کی رقم دی گئی۔ سیمی فائنل میں سمپراس کا مقابلہ کروشیا کے اوانیسوک سے اور بیکر کا مقابلہ امریکہ کے آندرے آگاسی سے ہوا تھا۔

عورتوں کے سنگل مقابلہ جات میں دفاعی چیمپئن جرمنی کی سٹیفی گراف جو کہ عالمی نمبر ایک ہے اس نے سانچز ویکاریو کو شکست دے کر یہ ٹورنامنٹ مسلسل چھٹی بار جیت لیا۔ سٹیفی گراف کو انعام میں ۳۲۸۰۰۰ پونڈ ملے۔

سیمی فائنل سٹیفی کا مقابلہ کونچیتا مارٹینز سے اور سانچز کا مقابلہ جانانوتنا سے ہوا تھا۔

ومبلڈن کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ایسا واقعہ ہوا کہ عورتوں اور مردوں دونوں کے ٹاپ کے چاروں کھلاڑی سیمی فائنل میں پہنچے تھے۔ سٹیفی گراف کا یہ ۹۲ واں مجموعی ٹائٹل تھا جبکہ ۱۷ واں گرینڈ سلام ٹائٹل۔ سمپراس کا ومبلڈن ٹورنامنٹ میں کامیابی کا چھٹا گرینڈ سلام تھا۔ پاکستان نے مردوں اور عورتوں کے فائنل براہ راست ٹی وی پر ناظرین کو دکھائے۔

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 5

حوصلہ افزائی (اچھے انداز اور عمدہ اشعار پر)
محبوب احمد ریحان کراچی

مرکزی امتحان

اول مکرم محمد مقصود منیب صاحب ربوہ
دوم مکرم سہیل احمد مجوکہ صاحب بھلوال ضلع سرگودھا
سوم مکرم ارشد محمود بھٹی صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

معلومات

اول۔ مکرم مسرور احمد صاحب ڈرگ کالونی کراچی
دوم۔ مکرم ہدایت شاہد صاحب بھلوال ضلع سرگودھا
سوم۔ مکرم محمد نعمان صاحب حیدر آباد

ریلی کے ایام میں ربوہ شدید گرمی کی لپیٹ میں تھا۔ لیکن خدام نے بھرپور حوصلہ اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ اور پورے ذوق اور شوق کے ساتھ تمام پروگراموں میں شرکت کی۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ان تمام خدام ' قائدین اضلاع و علاقہ ' منصفین کرام اور دیگر تمام منتظمین کی مشکور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ اور یہ سلسلہ فیض مسلسل جاری رہے اور برکتوں سے دامن بھرتا چلا جائے۔

(ناظم اعلیٰ علمی ریلی 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۱۳۲

I Mrs. Anisma w/o Zakaria

پیشہ ٹیچر عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱ء-۱۰-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱- زمین ۵۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/۵۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲- زمین ۵۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/۳۰۰۰۰۰۰ روپے۔ ۳- ٹیلی ویژن بلیک اینڈ وائیٹ مالیتی-/۳۰۰۰۰ روپے۔ ۴- ریفریجریٹر مالیتی-/۲۰۰۰۰ روپے۔ ۵- حق مہر-/۶۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/۳۶۱۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۲۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs. Anisma w/o Zakaria Indonesia

نمبرا Mr. Zakaria خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ انڈونیشیا گواہ شد

UUng Kurnia. F.A s/o Kodir Supiniatna انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۳۰۱۳۳

I Mrs. Siti Alamah w/o Amir Nursaleh

پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج تاریخ ۱۹۹۳-۴-۲۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱- طلائی زیورات وزنی گیارہ گرام مالیتی-/۶۲۰۰۰۰ روپے۔ اور حق مہر-/۶۰۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/۱۲۲۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۳۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Siti Alamah ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Amir Nursaleh خاوند موصیہ ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Rohaoni s/o Wanta جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۳۰۱۳۴

I Mrs. Karwati w/o Salanenti

پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱- زمین برقبہ ۱۰۰ مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی-/۱۵۰۰۰۰۰ روپے۔ ۲- طلائی زیورات وزنی گیارہ گرام مالیتی-/۱۸۰۰۰۰ روپے۔ ۳- حق مہر-/۴۰۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/۲۰۸۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/۲۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Karwati جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبرا Miharja Nendra جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر۲ Sarma s/o Sacanenti جابر انڈونیشیا۔

بیرونی ممالک کے مضمون نگار حضرات اپنے مضامین اپنے امیر صاحب کی وساطت سے مکرم قائمقام وکیل التبشیر صاحب لندن کو بھجوائیں۔ ان کی تصدیق سے آنے والے مضامین ہی الفضل میں شائع ہو سکیں گے۔

(ادارہ)

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS

47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

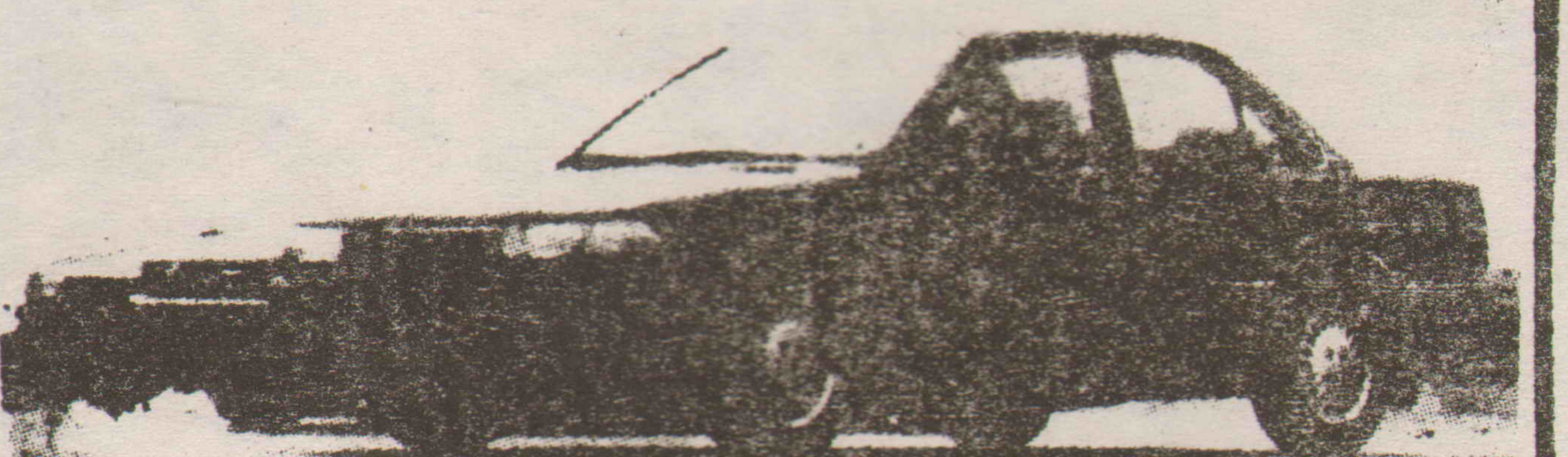

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷- تبت سنٹر- ایم اے جناح روڈ- کراچی ۳

فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶

۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

بقیہ صفحہ 5

ہیں تاکہ بچہ سمارٹ نظر آئے۔ بچہ ان پابندیوں میں بے چینی محسوس کرتا ہے تو وہ چڑچڑا- بد مزاج اور رونے والا بچہ بن جاتا ہے۔

بچہ کو چڑچڑے پن اور ضدی پن سے محفوظ رکھنے کے لئے اسے بار بار ٹوکنا۔ منع کرنا۔ مضر اشیاء ہاتھ سے چھیننا نہیں چاہئے۔ یہ عمر اس لحاظ سے سخت آزمائش کا دور ہوتا ہے۔ بچہ کچھ کرنا چاہتا ہے۔ مگر ہر وقت ماں باپ اس کو روکتے ٹوکتے ہیں کہ یہ نہ کرو۔ یہ نہ پکڑو۔ ادھر مت جاؤ۔ اوپر مت چڑھو گر جاؤ گے۔ رینگنے اور قدم قدم چلنے کا دور ماں باپ کے لئے بہت مسائل پیدا کرتا ہے۔ اس کے چلنے سے خوش بھی ہوتے ہیں اور بیزار بھی۔ یہ بات بچہ نوٹ کرتا ہے لیکن تضاد کو سمجھ نہیں پاتا۔ جو اشیاء بچے کے لئے خطرناک ہوں یا چیزوں کے نقصان کا اندیشہ ہو ان کو محفوظ مقام پر رکھ دیا جائے تاکہ نہ تو بار بار منع کرنے اور روکنے سے بچہ کی طبیعت میں چڑچڑا پن آئے گا۔ اور نہ ہی ماں کے اعصاب پر تناؤ کی کیفیت طاری ہو گی۔

اس دور میں بچہ بولنا بھی شروع کر دیتا ہے۔ اب آپ جو چاہئے بولنا سکھایئے اس کی Vocabulary ذخیرہ الفاظ میں ایسے الفاظ (Feed) ڈالئے جن کی ہمارے واقفین نو کو ضرورت ہے۔ اخلاقی۔ مذہبی شرعی آصطلاحیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ۔ کلام اللہ کی اصطلاحیں۔ یوں تو اس عمر میں بچہ گالی بھی دے تو بہت پیارا لگتا ہے۔ سب بار بار گالی سنتے اور خوش ہوتے۔ یا ایسی باتیں جو نازیبا ہوتی ہیں لیکن بچے کے منہ سے بری نہیں لگتیں۔ کچھ عرصہ بعد انہیں باتوں اور گالیوں پر ڈانٹ پڑنے لگتی ہے تو بچہ حیران ہو جاتا ہے اور ایک الجھن کا شکار ہو جاتا ہے کہ پہلے اسے اسی بات پر داد ملتی تھی اب ڈانٹ کیوں ملتی ہے۔ پہلے دن ہی سے نازیبا بات یا حرکت کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔ اس کے لئے بہتر ہے کہ بچہ کی منفی بات یا حرکت کا نوٹس ہی نہ لیا جائے۔ بچہ خود بخود اس کو ترک کر دے۔ داد سے دہرائے گا پھر چھڑوانا قدرے مشکل ہو گا۔

تقلیدی جبلت کے تحت اس دور میں بچہ ماحول سے بہت زیادہ اکتساب اور اثر قبول کرتا ہے۔ اسی دور میں قوت حافظہ بے حد تیز ہوتی ہے۔ عمر کے مقابلے میں قوت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ البتہ ذہنی بصیرت نہایت کم ہوتی ہے اس لئے اس کی صلاحیت 'قوت کو تقلیدی جبلت سے ہم آہنگ کر کے اس کے سامنے ہمیں مثالی کردار پیش کرنا ہو گا۔ بڑے بہن بھائیوں اور دیگر اہل خانہ سب کو محتاط ہو کر عملی نمونہ پیش کرنا ہو گا۔ ایک واقف نو کی برکت سے باقی اہل خانہ بھی تربیت کا عملی نمونہ پیش کرتے کرتے خود ہی تربیت یافتہ ہو جائیں گے۔ دوسرے معنوں میں بچہ ہماری تربیت کر ڈالے (اللہ نے چاہا تو) ہوتے ہوتے اسلامی معاشرہ تشکیل پا جائے گا۔

(ماخوذ از "واقفینِ نو" ص 15 تا 17)

بقیہ صفحہ 6

کرکٹ:۔ ویسٹ انڈیز جو کہ انگلینڈ کا دورہ کر رہی ہے اس نے دوسرے ٹسٹ میں شکست کھانے کے بعد تیسرے ٹیسٹ میں انگلینڈ کو ۶۴ رنز اور ایک اننگ سے شکست دے دی۔ انگلینڈ کی ٹیم دوسری اننگ میں صرف ۸۹ رنز پر آوٹ ہو گئی۔ یوں تین ٹسٹ میچوں میں اب تک ویسٹ انڈیز کو دو صفر کی برتری حاصل ہے۔ ویسٹ انڈیز کی طرف سے بشپ اور کورٹنی والش شاندار باؤلنگ کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور اب تک تین میچوں میں اٹھارہ اٹھارہ وکٹیں لے چکے ہیں۔

سری لنکا کی کرکٹ ٹیم اگست کے آخری ہفتہ سے پاکستان کا دورہ شروع کر رہی ہے۔ وہ یہاں تین ٹسٹ اور تین ون ڈے میچز کھیلے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 جولائی-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں طوفانی بارشوں سے سیلابوں اور شدید پانی میں بستیوں کے گھر جانے کی وجہ سے ملک بھر میں ۱۰۰ کے قریب افراد کے ہلاک ہونے کی خبر ملی ہے۔ سوات میں اس صدی کی شدید ترین طوفانی بارش اور پھر سیلاب نے قیامت برپا کر دی ہے۔ یہاں ۶۰۔ افراد کے ہلاک ہونے کی خبر ملی ہے۔ سوات کے گاؤں شانگلہ پار میں آسمانی بجلی گرنے سے ایک ہی خاندان کے ۲۵۔ افراد کے زندہ جل جانے کا دلدوز سانحہ پیش آیا۔ سوات اور شانگلہ پار میں سینکڑوں مکانات ملبے کے ڈھیر بن گئے۔ ۱۵۰ سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ بنجوٹ میں ایک بازار کا نام ونشان مٹ گیا۔ نتھیا گلی میں مکان گرنے سے ۳ بچے جاں بحق ہو گئے۔ سیلاب سے مینگورہ کا رابطہ بالائی علاقوں کالام اور بحرین سے ٹوٹ گیا ہے۔ اور وہاں مقیم سیاح پھنس کر رہ گئے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان سے متعدد قصبوں کا باقی ملک سے رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ جہلم میں واٹر سپلائی سکیم کو دریائے جہلم کے پانی سے شدید خطرہ ہے۔ دریائے چناب کے سیلابی ریلے نے جھنگ اور چنیوٹ کے نواح میں کئی دیہات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ گجرات کے قریب بہنے والے دریائے توی نے گذشتہ سیلاب کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ بنوں میں دریائے کرم آباد میں شدید طغیانی ہے۔

○ شہداد کوٹ میں بیل گاڑی سیلابی ریلے میں بہہ جانے سے ایک ہی خاندان کے ۱۰۔ افراد سمیت ۱۲۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ ڈپٹی کمشنر راجن پور نے بتایا ہے کہ یہاں پر سخت سیلاب کی وجہ سے مالیہ آبیانہ معاف کر دیا جائے گا۔

○ بلوچستان میں رود کوہی نالوں کی بپھری ہوئی موجیں کئی دیہات میں داخل ہو گئی ہیں۔ شاہراہ قراقرم بھی سیلابی ریلے کی زد میں آ کر بند ہو گئی ہے۔

○ سندھ میں دادو کے علاقے میں اڑھائی سو کشتیاں اور تین ہیلی کاپٹر لوگوں کو بچانے میں مصروف ہیں۔

○ کراچی میں نسبتاً امن رہا۔ صرف دو افراد ہلاک ہوئے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں ہفتے میں دو روز ہڑتال نہ کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کے لئے مجبور ہو رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے رائے طلب کر لی ہے فیصلہ کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مہاجروں کے ساتھ مفتوح قوم جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک شروع کرنے کے لئے ایم کیو ایم پر بہت دباؤ ہے۔ حکومت کی تمام کارروائیاں صرف مہاجر علاقے تک محدود ہیں۔

○ لیبیا کے صدر معمر القذافی نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات امریکہ اور اسرائیل بگاڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایران افغانستان ترکی اور الجزائر میں مسلمان مسلمان کے خون سے ہاتھ رنگ رہا ہے۔ یہ سب سازش ہے امریکہ سپر پاور ہے وہ دنیا میں اپنے مفادات کا تحفظ چاہتا ہے۔ اور اپنے تصور کے مطابق بہت سے اقدامات کرتا رہتا ہے۔

○ کراچی میں صنعتی شعبہ تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا ہے۔ غیر ملکی خریداروں نے کراچی آنا جانا بند کر دیا ہے۔ بے روزگاری میں مسلسل اضافے سے حالات مزید مخدوش ہو گئے ہیں۔

○ کراچی میں رینجرز نے چھاپے مار کر بڑی تعداد میں اسلحہ اور اہم دستاویزات برآمد کر لی ہیں۔ اورنگی ٹاؤن اور بلدیہ ٹاؤن میں دو خالی مکانوں سے دیگر اشیاء کے علاوہ ویڈیو کیسٹ اور موبائل فون بھی قبضہ میں لے لئے گئے۔ رینجرز کے کمانڈنٹ نے بتایا کہ اس جگہ موبائل فون سے ہدایات دی جاتی تھیں آپریشن کے خوف سے سب کچھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر یاسین وٹو نے کہا کہ تبدیلیاں امریکہ کے اشارے پر ہوتی ہیں۔ "کچھ نہ کچھ" ہونے والا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کی رہنما سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ صوبائی حکومتیں ڈانواں ڈول ہیں ۱۹۹۶ء میں انتخابات فطری امر ہیں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کراچی میں فیملی پلاننگ مکمل ہو جائے تو حالات خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء بہت ضروری ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ حکومت کب رخصت ہو رہی ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ یہ سوال اقتدار میں لانے والوں سے پوچھیں۔

○ کرکٹ کے ہیرو عمران خان نے کہا ہے کہ میں پاگل نہیں کہ پاسبان کے ذریعے سیاست میں آؤں۔ پاسبان جماعت اسلامی کا ذیلی ادارہ ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ پاسبان یا جنرل حمید گل جرائم پیشہ نہیں ہیں کہ میں ان سے اپنا تعلق چھپاؤں۔

○ الطاف حسین کی وطن واپسی کے لئے برطانوی سفیر کو دفتر خارجہ میں طلب کر لیا گیا۔ ایم کیو ایم کے قائد کے خلاف دہشت گردی کے مبینہ الزامات کے ثبوت فراہم کئے جائیں گے۔ الطاف حسین کو واپس لانے کے لئے اعلیٰ سطحی وفد برطانیہ بھیجنے کی تجویز پر بھی غور کیا جائے گا۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس کو بتایا گیا کہ کراچی میں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے دہشت گردوں کو محدود کر دیا ہے۔

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL : 051 - 294342 - 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

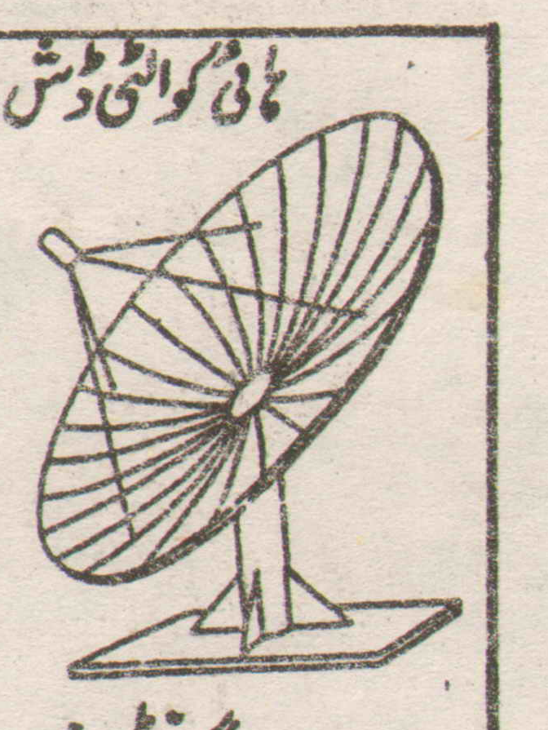
ہائی کوالٹی ڈش
گارنٹی شدہ
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹل
ڈش اینٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ فون : 211274

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ امیدوار کی عمر ۳۰ سے ۵۰ سال کے درمیان ہو اور ڈرائیونگ کا کم از کم ۱۵ سالہ تجربہ رکھتا ہو کار چلانے کا تجربہ ہونا ضروری ہے۔ درخواستیں مع تصدیق۔
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر 18 جی ٹی روڈ جہلم کے پتہ پر ارسال کریں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان : 837 گھر : 212175

Contact
DAUD AHMED NASIR
ARTIST
SHOW®
NEON SIGN,
PLASTIC SIGN.
HOARDINGS BOARD,
BANNERS,
SCREEN PRINTING
TEL : 042 - 7584166
57 - FEROZEPUR ROAD ICHRA ADDA LAHORE

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضموں رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

بچوں کی ادویات
		قیمت
چھوٹا قد کورس	DWARFISHNESS COURSE	120/-
بول بستری کورس	BED URINE COURSE	40/-
مٹی چھوڑ کورس	MITTI CHOUR COURSE	30/-
بے بی گروتھ کورس	BABY GROWTH COURSE	45/-
سوکھا پن کورس	MARASMUS COURSE	75/-
بے بی ٹانک	BABY TONIC	15/-
آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	20/-
بے ترتیب دانت کیور	IRREGULER TEETH CURE	20/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ پاکستان
فون آفس : 771 کلینک : 606
سیلز : 211283 فیکس : 212299